پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی دوسری قسط

# سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ جس طرح عقل ودانائی اور تدبیروسیاست میں ممتاز تھے اسی طرح آپ کا علمی مقام بھی بہت بلند تھا۔عرب کے مروجہ علوم اورفن کتابت میں مہارت رکھتے تھے۔نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر 8برس تھی۔یہ آپ کی عظیم سعادت تھی کہ حضرت ابوبکر،حضرت عمراور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جیسے خلفائے راشدین کے پاکیزہ دورِ رشدوہدایت میں آپ کی تعلیم وتربیت ہوئی۔

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ نے اپنے علم کو اتنی وسعت دے دی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حلقے میں آپ احترام کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔حضرت عبداللہ بن عمراور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم آپ کے ہم عصر ہونے کے علاوہ آپ کے تفقہ فی الدین کے معترف تھے۔مذہبی علوم میں اتنا درک حاصل تھا کہ اہل فتاویٰ میں شمار کئے جانے لگے۔ آپ علم وفقہ اور عدل میں مصروف ہیں۔آپ کی فقاہت کی شہادت امام مالک،امام محمد،امام بخاری اور دیگر ائمہ فقہ وحدیث نے دی ہے اور آپ کے فتاویٰ اور قضایا سے باقاعدہ استدلال کیا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید نے ''خشیتِ الٰہی'' کو علماء کا ایک نمایاں وصف قرار دیا ہے:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (سورۃ فاطر آیت 28)

اللہ تعالیٰ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

اس علم سے مراد کتاب وسنت اور اسرار الٰہیہ کا علم ہے اور جتنی انہیں رب کی معرفت حاصل ہوتی ہے اتنا ہی وہ رب سے ڈرتے ہیں گویا جن کے اندر خشیت الٰہی نہیں ہے وہ علم صحیح سے محروم ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

**لیس العلم عن کثرۃ الحدیث لکن العلم عن کثرۃ الخشیۃ**

زیادہ باتیں بتانا علم نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے خشیت (یعنی ڈرنے) کو علم کہتے ہیں۔

حضرت امام مجاہد فرماتے ہیں:

**انما العالم من خشی اللّٰہ عزوجل**

عالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

حضرت ربیع بن انس کا ارشاد ہے کہ:

**من لم یخش اللّٰہ تعالیٰ لیس بعالم**

جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں وہ عالم نہیں ہے۔(بحوالہ تفسیر قرطبی تحت الآیۃ)

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ خشیت الٰہی کے وصف سے بھی متصف تھے۔ امام بخاری نے سورۃ آل عمران آیت 188 ''لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ.....'' کے تحت ان کی ''خشیت الٰہی'' کا ذکر فرمایا ہے، ملاحظہ ہو:

صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ: لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ بِمَآ اَتَوۡا ...... رقم الحدیث 4568، اس صفت کے اعتبار سے بھی ان پر ''عالم'' کا اطلاق ہوتا ہے۔

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ حصولِ علم میں ہمیشہ مگن رہے، مدینہ طیبہ کی گورنری اور مسجد نبوی میں امامت وخطابت کے دوران بھی دینی مسائل میں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے استفادہ اور مشورہ فرمایا کرتے تھے۔

امام محمد بن سعد لکھتے ہیں کہ:

**وکان مروان فی ولایتہ علی المدینۃ یجمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستشیرھم ویعمل بمایجمعون لہ علیہ** (طبقات ابن سعد ج 5، ص 30، تحت تذکرہ مروان بن الحکمؓ)

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں اپنی گورنری کے دوران نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیا کرتے تھے اور جس رائے پر وہ اتفاق کرتے اس پر عمل کرتے تھے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک کثیر الروایت صحابی ہر مسئلہ سے آگاہ ہو، بعض دفعہ ایک قلیل الروایت یا صغیر السن صحابی بھی کسی خاص مسئلہ کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے۔ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ ایک دینی مسئلہ کے بارے میں جانتے تھے کہ اس کے متعلق سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ صحیح نہیں ہے۔ جب ان کے سامنے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کے موافق قول نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کبھی اس حال میں صبح کرتے کہ آپ ﷺ جنبی ہوتے پھر آپ ﷺ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے''

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ (جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے) نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ضرور سناؤ، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس وقت ''ذوالحلیفہ'' میں تھے کہ ان کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ سے ہوگئی تو انہوں نے ان سے کہا:

**''بانی ذاکر لک امرا ولولا ان مروان اقسم علی فیہ لم اذکرہ لک فذکر قول عائشۃ وام سلمۃ فقال کذٰلک حدثنی الفضل بن عباس وھن اعلم''**

(صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الصائم یصبح جنبا، رقم الحدیث 1925)

جبکہ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا مسئلہ سن کر آخر میں فرمایا:

**''ھما اعلم...... فقال ابوھریرۃ سمعت ذٰلک من الفضل (ابن عباس) ولم اسمعہ من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، قال: فرجع ابوھریرۃ عما کان یقول فی ذٰلک الحدیث''**

(صحیح مسلم کتاب الصوم، باب صحۃ صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب ج1،ص353)

میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور اگر مروان رضی اللہ عنہ نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے بیان نہ کرتا، یہ کہہ کر انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث انہیں سنائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بات (کہ اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ صحیح نہیں ہوتا) مجھ سے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی۔ ام المؤمنین زیادہ جانتی ہیں (لہٰذا ان ہی کی بات قابل تسلیم ہے) جبکہ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث سے فرمایا کہ: ''یہ مسئلہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنا تھا بلکہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیان کردہ حدیث سے رجوع کر لیا۔

امام مالک نے بھی سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو اپنی کتاب ''المؤطا'' میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

**(المؤطا امام مالک، کتاب الصیام، باب ماجاء فی صیام الذی یصبح جنبا فی رمضان ص 228،** طبع قدیمی کتاب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

جامعہ ازہر کے فاضل استاد ڈاکٹر ابراہیم علی شعوط سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کا علمی مقام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

**لقد عامر عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن عمر وتوفی قبلھما وکان لہ معھما سباق فی المجال العلمی......**

سیدنا مروان، حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ہم عصر تھے اور انہوں نے ان دونوں سے پہلے وفات پائی اور وہ ان دونوں سے بعض علمی امور میں آگے بڑھتے رہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اس ''علمی سبقت'' کی مثال میں ایک عورت کا ذکر کیا ہے جس نے ایک کام کے سلسلے میں نذر مانی تھی کہ اگر اس نے وہ کام کر دیا تو وہ اپنے بیٹے کو کعبہ کے پاس ذبح کر دے گی پھر اس نے وہ کام کر دیا۔ پھر اس عورت نے مدینہ منورہ آ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فتویٰ طلب کیا تو انہوں نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور اس نے اپنے نفسوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

پھر اس عورت نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ''نذر'' دین ہے اور اس نے تمہیں اپنی جانوں کے قتل سے بھی منع فرمایا ہے پھر انہوں نے اسے عبدالمطلب کی نذر کا قصہ سنایا اور اس فدیہ کا بھی ذکر کیا جو انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کے لیے دیا تھا پھر عبداللہ بن عباس

رضی اللہ عنہما نے اس عورت سے کہا: کہ میں سمجھتا ہوں کہ تو اپنے بیٹے کے بدلے ایک سو اونٹ ذبح کر دے۔

**"فبلغ الحديث مروان وهو امير المدينة فقال: ماارى ابن عمر ولاابن عباس قداصابا الفتيا، اما علما انه لانذر فى معصية الله، استغفرى الله وتوبى وتصدقى واعملى ماشئت من الخير، فاما ان تنحرى ابنك فقدنهاك الله عن ذٰلك فسر الناس بذٰلك واعجبهم قول مروان ورأو انه قد اصاب الفتيا فلم يزالوا يفتون بان لانذر فى معصية"**

**(اباطيل يجب ان تمحى من التاريخ ص 314، 315، تحت مكانته العلمية")**

پس (حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا) یہ فیصلہ گورنر مدینہ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے فرمایا: "میں نہیں خیال کرتا کہ ان دونوں نے درست فتویٰ دیا ہو، علمی طور پر مسئلہ یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر اور صدقہ دے اور امور خیر میں سے جو تو چاہے عمل کر...... جہاں تک بیٹے کو ذبح کرنے کا تعلق ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے منع فرمایا ہے، پس لوگ اس فیصلے سے خوش ہو گئے اور انہیں سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ بہت پسند آیا اور انہوں نے برملا اس رائے کا اظہار کیا کہ انہوں نے درست فتویٰ دیا ہے، پھر وہ اسی کے مطابق ہمیشہ فتویٰ دیتے رہے کہ اللہ کی معصیت میں نذر پوری نہ کی جائے۔"

ڈاکٹر ابراہیم علی شعوط اس فتویٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

**هذا ويظهر ان مروان اعتمد فى هذه الفتيا على حديث عائشة رضى الله عنها من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعصيه فلا يعصه** (حوالہ مذکور)

یہ فتویٰ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی علمیت کو ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے اس فتویٰ کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث پر اعتماد کیا ہے جس میں آپ فرماتی ہیں کہ: "جو شخص اللہ کی اطاعت (نیک کاموں) کی نذر کرے وہ اسے بجا لائے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی (گناہ کے کاموں) کی نذر کرے تو وہ ہرگز وہ کام نہ کرے۔"

**(صحيح بخارى، كتاب الايمان والنذور، باب النذر فيما لايملك ولا فى معصية رقم الحديث، 6700)**

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے علمی مقام کا اندازہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ان توصیفی کلمات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے ان کے بارے میں ارشاد فرمائے تھے:

امام ذہبی (م 748ھ) لکھتے ہیں کہ:

**وقال قبيعة بن جابر: قلت لمعاوية، من ترىٰ للامر بعدك؟ فسمى رجالاً ثم قال: واما القارى (لكتاب الله)، الفقيه (فى دين الله)، الشديد فى حدود الله، مروان"**

(سِیَر اعلام النبلاء، الجزء الثالث ص 477/ البدایۃ والنہایۃ الجزء الثامن ص 257)

حضرت قبیعہ بن جابر نے کہا: میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اپنے بعد کس کو خلیفہ نامزد کرنے کا

ارادہ ہے؟ تو انہوں نے چند آدمیوں کے نام لینے کے بعد سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

یہ کتاب اللہ کے قاری ہیں، اللہ کے دین کے فقیہ اور اللہ کی حدود قائم کرنے میں شدید ہیں۔ امام شافعی جنگ جمل کے بعد سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے بارے میں خود حضرت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

**وھو مع ذٰلک سید من شباب قریش** (حوالہ مذکور)

امام مالک سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کا خود اپنا یہ اعتراف نقل کرتے ہیں کہ:

**قرأت کتاب اللّٰہ من اربعین سنة ثم اصبحت فیما انا فیه من ھرق الدماء وھذا الشأن**

(حوالہ مذکور ص479)

میں 40 سال سے اللہ کی کتاب پڑھ رہا ہوں پھر خون ریزی اور ان امور میں مبتلا ہو گیا ہوں۔

قاضی ابوبکر ابن العربی (م543ھ) لکھتے ہیں کہ:

**واما قول القائلین فی مروان والولید فشدید علیھم وحکمھم علیھما بالفسق، فسق منھم. مروان رجل عدل من کبار الامة عند الصحابة والتابعین وفقھاء المسلمین، اما الصحابة فان سھل بن سعد الساعدی رویٰ عنه، واما التابعون فاصحابه فی السن، وان کان جازھم باسم الصحبة فی احد القولین، واما فقھاء الامصار فکلھم علی تعظیمه واعتبار خلافته والتلفت الی فتواہ والانقیاد الی روایته، واما السفھاء من المؤرخین والادباء یقولون علی اقدارھم** (العواصم من القواصم ص89،90)

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ اور ولید کے متعلق ناقدین کا قول اور ان دونوں پر فسق کا حکم خود ان ہی پر شدید اور ان ہی کے فسق کی دلیل ہے۔ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ، صحابہ و تابعین اور مسلم فقہاء کے نزدیک عادل وثقہ اور اس امت کے بڑے لوگوں میں سے تھے۔ صحابہ میں سے حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کی ہے اور رہے تابعین تو وہ عمر کے اعتبار سے آپ (مروان رضی اللہ عنہ) کے ساتھیوں میں سے ہیں اگرچہ آپ دو قولوں میں سے ایک قول کے مطابق صحبت کے اعتبار سے ان سے فائق ہیں۔ فقہائے زمانہ تو سب کے سب ان کی تعظیم پر، ان کی خلافت کی حجیت پر، ان کے فتاویٰ کے لائق اعتناء ہونے پر اور ان کی روایات کی پیروی پر متفق ہیں لیکن ناسمجھ مؤرخین اور ادیب اپنے ظرف کے مطابق سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے خلاف باتیں بناتے ہیں۔

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی علمی قابیت اور وثاقت ثابت کرنے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ ان سے صحابہ بالخصوص سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے فقیہ اور جلیل القدر صحابی مدینہ منورہ میں ان کی نیابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

**”ان اباھریرة کان حین یستخلفه مروان علی المدینة اذا قام للصّلوٰة المکتوبة کبر“**

(صحیح مسلم ج1، ص169، کتاب الصلوٰۃ، باب اثبات التکبیر فی کل رفع وخفض فی الصلوٰۃ)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (م 728ھ) فرماتے ہیں کہ:

**"بل اخرج اهل الصحاح عدة احاديث عن مروان وله قول مع اهل الفتيا"**

(منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ ولقدریۃ، الجزء الثالث، ص 189)

محدثین صحاح نے سیدنا مروان رضی اللہ عنہ سے متعدد احادیث کی تخریج کی ہے اوران کا قول اہل فتویٰ میں شمار ہوتا ہے۔

امام ابن کثیر (م 774ھ) لکھتے ہیں کہ:

**"كان مروان من سادات قريش وفضلائها...... القارى لكتاب الله، الفقيه فى دين الله، الشديد فى حدود الله...... كان عند مروان قضاء وكان يتبع قضا يا عمر بن الخطاب"**

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ قریش کے سادات اور فضلاء میں سے تھے...... یہ کتاب اللہ کے قاری، دین کے فقیہ اور اللہ کی حدود کے قیام میں بہت شدید ہیں۔ سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے پاس قضاء کا منصب بھی تھا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلوں سے رہنمائی لیتے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ، الجزء الثامن، ص 257، 258)

حافظ ابن حجر عسقلانی (م 852ھ) لکھتے ہیں کہ:

**وارسل عن النبى صلى الله عليه وسلم وروى عن غيرواحد من الصحابة منهم عمر و عثمان وعلى وزيد بن ثابت وعبدالرحمن بن الاسود بن عبديغوث وبسرة بنت صفوان وقرنه البخارى بالمسور بن مخرمة...... روى عنه سهل بن سعد وهو اكبر منه سنا وقدراً لانه من الصحابة، وروىٰ عنه من التابعين، ابنه عبدالملک وعلى بن الحسين وعروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وابوبكر بن عبدالرحمن بن الحرث وعبيدالله بن عبدالله بن عتبة وغيرهم وكان يُعَدُّ فى الفقهاء**

(الاصابہ مع الاستیعاب الجزء الثالث ص 477، تحت مروان بن الحکمؓ)

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بطریق "ارسال" حدیث روایت کی ہے (کیونکہ آپ کی رؤیت تو ثابت ہے لیکن سماع ثابت نہیں) اور خود انہوں نے ایک سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود بن عبدیغوث وبسرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہم جبکہ امام بخاری نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا کر احادیث روایت کی ہیں۔

خود سیدنا مروان رضی اللہ عنہ سے صحابی رسول حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ جو ان سے عمر اور مرتبے میں بڑے تھے، حدیث بیان فرمائی ہے۔ اسی طرح سیدنا مروان رضی اللہ عنہ سے تابعین عظام کی ایک جماعت نے بھی احادیث روایت کی ہیں جن میں ان کے بیٹے عبدالملک، علی بن حسین (امام زین العابدین)، عروہ بن زبیر، سعید بن

مسیّب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے علاوہ دیگر حضرات بھی شامل ہیں۔ نیز سیدنا مروان رضی اللہ عنہ اپنے دور کے فقہاء میں شمار کیے جاتے تھے۔

حافظ ابن حجر (م 852ھ) اپنی ایک دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

**''وقال عروة بن الزبير، كان مروان لايتهم في الحديث وقدروى عنه سهل بن سعد الساعدى الصحابى اعتماداً على صدقه''** (ہدی الباری، فتح الباری ج14 ص443، دارنشر الکتب الاسلامیۃ لاہور)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے (تمام تر اختلافات کے باوجود) کہا کہ:

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث بیان کرنے میں متہم نہیں ہیں، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے ان کے صدق پر اعتماد کرتے ہوئے ان سے حدیث روایت کی۔

علامہ ابن حسن دیاربکری (م 982ھ) سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ:

**''انه كان اقرأ الناس للقرآن...... وكان مروان فقيهاً، عالماً، اديباً''**

(تاریخ الخمیس ج2 ص397، تحت مروان بن الحکمؓ)

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے اور وہ ایک فقیہ، عالم اور ادیب تھے۔ غرضیکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام کے علاوہ امام مالک (م 179ھ)، امام محمد (م 189ھ)، امام شافعی (م 204ھ)، امام احمد بن حنبل (م 241ھ)، امام بخاری (م 256ھ) اور دیگر ائمہ حدیث وفقہ نے سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے ''قضایا وفتاویٰ ومرویات'' سے استنباط واستدلال کر کے ان کی دینی فقاہت، خشیتِ الٰہی، صدق ودیانت اور علمی وثاقت وقابلیت پر مہرِ تصدیق ثبت کردی ہے۔

''مرویات سیدنا مروان رضی اللہ عنہ'' کی مفصل بحث راقم الحروف کی زیرِ طبع کتاب ''سیدنا مروانؓ...... شخصیت اور کردار'' کا ایک اہم باب ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں ''مرویات سیدنا مروان'' سے متعلق صرف حوالہ جات پر مشتمل ایک مختصر فہرست نذر قارئین کی جارہی ہے جس سے ان کا جذبۂ اتباعِ سنت، شوقِ حدیث اور احترامِ حدیث کا پہلو بھی نمایاں ہوتا ہے۔

### الموطا للامام مالک بن انسؒ (م 179ھ)

امام مالک بن انس المدنی ایک جلیل القدر امام تھے، 93ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے اور 179ھ میں مدینہ منورہ ہی میں وفات پا کر جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

امام مالک کی امامت وجلالتِ حدیث کے نقد وجرح میں مہارت وبصیرت اور کتاب وسنت سے استخراج احکام میں فراست پر سب علماء کا اجماع منعقد ہو چکا ہے اور آپ کے معاصرین سب ہی اس کے معترف ہیں۔ روایتِ حدیث میں آپ کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ بعض صالح اور متقی بزرگوں سے احادیث صرف اس لیے روایت نہیں کرتے تھے کہ وہ محدث نہ تھے۔ دوسری طرف نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کا یہ حال تھا کہ زندگی بھر مدینہ میں کسی جانور پر اس لیے سوار نہ ہوئے کہ

اس زمین میں نبی اکرم ﷺ مدفون ہیں۔

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ عہد عثمانی میں 24ھ کے بعد سے 64ھ کے اوائل تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ بعہد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کاتب اور بعہد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ''قضاۃ اور گورنری'' جیسے اعلیٰ مناصب کے حامل رہے۔ قتل عثمان، جنگ جمل، جنگ صفین، واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ جیسے سانحات کے سینکڑوں گواہ نیز خود سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کو دیکھنے والے، جاننے والے، ملنے والے، تعلق و محبت رکھنے والے، ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے والے اور اختلاف کرنے والے امام مالک کے دورِ حیات (93ھ تا 179ھ) میں موجود تھے مگر اس کے باوجود موصوف سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان مغالب، الزامات واتہامات اور اعتراضات سے آگاہ نہیں ہوسکے جو بعد کے مؤرخین اور بعض علمائے اہل سنت نے بیان کیے ہیں۔

امام مالک نے سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی صداقت اور دیانت پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''المؤطا'' کے متعدد مقامات پر ان کی مرویات باسند نقل کر کے ان سے شرعی مسائل اخذ کیے ہیں۔ یہ ملحوظ رہے کہ مؤطا امام مالک کو ابتداء میں ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' کہا جاتا تھا، اس کے بہت بعد یہ لقب صحیح بخاری کو ملا کیونکہ اس میں مؤطا کی تقریباً تمام احادیث بے شمار دوسری احادیث کے ساتھ موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو:

درسِ ترمذی ج 1 ص 46، مؤلف مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

علامہ ابن حجر عسقلانی (م 852ھ) لکھتے ہیں کہ:

**''وقداعتمد مالک علی حدیثه ورأیه والباقون سوی مسلم''**

(ہدی الساری، فتح الباری، ج 14، ص 443، دارنشر الکتب الاسلامیۃ لاہور)

امام مالک نے سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی حدیث اور ان کی مجتہدانہ رائے پر اعتماد کیا ہے اور اسی طرح مسلم کے علاوہ باقی محدثین نے بھی...... امام مسلم کے حوالے سے ''عدم اعتماد'' کی بات صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح مسلم کے متعدد مقامات پر سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ مسائل اور دیگر متعلقات باقاعدہ ان کے نام سے موجود ہیں۔

اس تمہید کے بعد ''مؤطا امام مالکؒ، مؤطا امام محمدؒ، مسند للامام احمد بن حنبلؒ اور صحیح بخاری'' میں سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی مرویات سے متعلق حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

1) مؤطا امام مالک، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من مس الفرج ص 29
2) مؤطا امام مالک، کتاب الاقضیۃ، باب ماجاء فی الیمین علی المنبر ص 636
3) مؤطا امام مالک، کتاب العقول، باب القصاص فی القتل، ص 679
4) مؤطا امام مالک، کتاب السرقۃ، باب مالاقطع فیہ، ص 692
5) مؤطا امام مالک، کتاب السرقۃ، باب مالاقطع فیہ، ص 692

6) موطاامام مالک، کتاب الصیام، باب ماجاء فی صیام الذی یصبح جنباً فی رمضان، ص 228

الموطالامام محمد رحمہ اللہ (م 189ھ)

7) موطالامام محمد، ابواب الصیام، باب الرجل یطلع لہ الفجر فی رمضان وھو جنب، ص 182

8) موطالامام محمد، کتاب الدیات، باب دیۃ الاسنان، ص 293، 294

9) موطالامام محمد، کتاب الحدود فی السرقۃ، باب من سرق ثمراً أو غیر ذلک مما لم یحرز، ص 302

10) موطالامام محمد، کتاب الحدود، باب المختلس، ص 306

11) موطالامام محمد، کتاب البیوع، باب الھبۃ والصدقۃ، ص 348، 349

المسند للامام احمد بن حنبلؒ (م 241ھ)

12) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 19116

13) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 19117

14) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 19121

15) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 19128

16) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 19132

17) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 19136

18) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 19137

19) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 21923

20) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 21938

21) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 21945

22) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 21967

23) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 21972

24) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 21980

25) مسند للامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث 21985

الصحیح للامام بخاریؒ (م 256ھ)

26) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب لایستوی القاعدون من المؤمنین، رقم الحدیث 4592

27) صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب لایستوی القاعدون من المؤمنین، رقم الحدیث 2832

28) صحیح بخاری، کتاب المناسک باب التمتع والقران، رقم الحدیث 1563

29) صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب القراۃ فی المغرب، رقم الحدیث 746

30) صحیح بخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا، رقم الحدیث 2583

31) صحیح بخاری، کتاب الھبۃ، باب من رای الھبۃ الغائبۃ جائزۃ، رقم الحدیث 2584

32) صحیح بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وھب شیأً لوکیل اوشفیع قوم جاز، رقم الحدیث 2307

33) صحیح بخاری، کتاب العتق، باب من ملک من العرب رقیقاً، رقم الحدیث 2539

34) صحیح بخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا، باب اذا وھب جماعۃ لقوم او وھب رجل جماعۃ (مقسوما اوغیرمقسوم) جاز، رقم الحدیث 2607

35) صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، باب من قال ومن الدلیل علی ان الخمس لنوائب المسلمین، رقم الحدیث 3132

36) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قول اللہ تعالیٰ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیأ (سورۃ التوبہ 25-27) رقم الحدیث 4318

37) صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب العرفاء للناس، رقم الحدیث 7176

38) صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب مایجوز من الشروط فی الاسلام والاحکام والمبایعۃ، رقم الحدیث 2711-2712

39) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ (عمرۃ) الحدیبیۃ، رقم الحدیث 4178-4180

40) صحیح بخاری، کتاب الشروط۔ باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب وکتابۃ الشروط مع الناس بالقول، رقم الحدیث 2731

41) صحیح بخاری، کتاب المناسک باب من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ ثم احرم، رقم الحدیث 1694-1695

42) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، رقم الحدیث 4157-4158

سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی مرویات جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مصنف لعبدالرزاق اور مصنف لابن ابی شیبۃ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس تفصیل سے سیدنا مروان رضی اللہ عنہ کی عظمت وبزرگی، تفقہ واجتہاد، عدالت وجلالت، علمیت وفضیلت اوران کے انتہائی بلند علمی مقام کا بھی بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اورخودان سے بعض صحابہ وتابعین نے احادیث روایت کی ہیں جنہیں آگے اسی اعتماد کے ساتھ امام مالک (م 179ھ)، امام محمد (م 189ھ)، امام شافعی (م 204ھ)، امام احمد بن حنبل (م 241ھ)، امام بخاری (م 256ھ)، امام ترمذی (م 279ھ)، امام ابوداؤد (م 275ھ)، امام نسائی (م 303ھ) اورامام ابن ماجہ (م 273ھ) نے اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔

(جاری ہے)